بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ • جمعرات ۶ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ہجری ۹ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ۹ فروری ۱۹۸۴ء • نمبر ۳۴

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (العالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸ فروری ۱۹۸۴ء)

درد سر کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے رات نیند بھی نہیں آئی

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے ۱۷ ویں سکنڈری سکول کا افتتاح

جس شہر میں سکول کھولا گیا وہاں چالیس سال پیشتر احمدی مبلغ کو شہر سے نکال دیا گیا تھا:

سیرالیون کے عوام اور حکام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے مزید سکول کھولنے کی درخواست

تقریب افتتاح میں غیر از جماعت احباب کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراجِ تحسین!

مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مشنری ولیسرن ریجن (سیرالیون) اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سیرالیون کو ایک اور سکنڈری سکول کے باقاعدہ افتتاح کی توفیق بخشی۔ یہ سکول سیرالیون کے شمالی صوبہ کے ایک اہم مقام روٹے فنک (ROT / FUNK) میں کھولا گیا۔

یہ سیرالیون میں احمدیہ مشن کے تحت کھولے جانے والے سیکنڈری سکولوں میں سترھواں سکول ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ یہ سکول اہل سیرالیون کی نئی پود کو نہ صرف تعلیم کی نعمت سے آراستہ کرتے ہیں بلکہ یہ ادارے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تعلیم کا گہوارہ ثابت ہو رہے ہیں۔ ان سکولوں کے اساتذہ نہایت محنت اور لگن سے ان کی تربیت کے لئے کوشاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں سے اہل سیرالیون احمدیہ مشن سے اپیل کر رہے ہیں کہ ان کے ہاں بھی سکول کھول کر ان کی تعلیمی میدان میں مدد کی جائے۔

گزشتہ سال روٹے فنک کے پیرامونٹ چیف اور چیفڈم کے اکابرین نے احمدیہ مشن سے درخواست کی کہ ان کے ہاں بھی سکول کھولا جائے۔ جس کے لئے انہوں نے بنیادی ضروری سہولتیں خود مہیا کرنے کی پیشکش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سکول کھولنے کی منظوری مرحمت فرمائی۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۲۷ اکتوبر کو اس سکول کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

تقریب میں شرکت کے لئے مشنری انچارج و امیر سیرالیون مکرم مولانا محمد صدیق صاحب مکرم الحاج کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اور دیگر اکابرین جماعت نے شرکت کی۔

یہی وہ شہر ہے جہاں سے چالیس سال قبل احمدیت کے پہلے مبلغ مولانا الحاج نذیر احمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو باہر نکال دیا گیا تھا۔ آج سکول کے طلباء نے شہر سے باہر آ کر اسلام زندہ آباد۔ احمدیت زندہ باد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے وفد کا استقبال کیا۔ جب مولانا نذیر احمد علی صاحب کو اس شہر سے نکالا گیا تھا اس وقت وہاں عیسائیت کا زور تھا۔ مگر آج وہاں کے لوگ احمدیت کے مبلغین کا پرجوش استقبال کر رہے تھے۔ اور عیسائیت کے مقابل سکول کھلنے پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

۲۷ اکتوبر کی صبح کی نماز مکرم چیف امام کی درخواست پر مولانا محمد صدیق صاحب امیر جماعت و مشنری انچارج نے پڑھائی اور حاضرین سے خطاب کیا۔ مکرم چیف امام صاحب نے جواب میں کہا ہماری مسجد کے دروازے ہمیشہ آپ کے لئے کھلے ہیں۔ آپ جب بھی تشریف لائیں یہاں امامت کروائیں۔ ہم آپ کی نصائح پر ان شاء اللہ پورا پورا عمل کریں گے۔

سکول کے بچوں نے بینر اٹھا کر پہلے پورے قصبہ کا مارچ کیا۔ صبح نو بجے سے قبل ہی بہت سے لوگ تقریب میں شرکت کے لئے پہنچ گئے تھے۔ ۹ بجے صبح جب امیر صاحب تشریف لائے تو فضا ایک بار پھر نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا افتتاح ہوا۔ جو روٹے فنک کی جامع مسجد کے چیف امام نے کی۔ انہوں نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا شائع کردہ قرآن ہاتھ میں اٹھا کر کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے قرآن مجید میں بسم اللہ نہیں ہوتی۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ بات غلط ہے۔ جماعت احمدیہ کا شائع کردہ قرآن پاک وہی ہے جو دوسرے مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس میں زیر زبر کا فرق نہیں انہوں نے کہا۔ میں اگرچہ احمدی نہیں ہوں مگر یہ قرآن میرے ہاتھ میں ہے جو پسند کرے اسے ملاحظہ کر سکتا ہے۔

یہاں ہم یہ خوشخبری بھی احباب تک

(باقی صفحہ ۶ پر)

مکرم نذیر احمد صاحب ایاز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیویارک امریکہ ۱۵ جنوری کو اپنی اہلیہ سمیت ایک جماعتی کام سے واپس گھر آتے ہوئے کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ جھٹکا لگنے سے گردن میں تکلیف ہے ان کی اہلیہ کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد جہلمی وکیل التبشیر)

"یوم مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز پیر "یوم مصلح موعود" کا مبارک دن آ رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی (ان شاء اللہ تعالیٰ)

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار: محمود احمد

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر - مسعود احمد - پرنٹر عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

سفرِ کراچی و اندرونِ سندھ ۱۹۸۳ء اور اس کی مختصر روداد:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھی قسط

(۷)

۱۸ فروری ۱۹۸۳ء (جمعۃ المبارک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے گزشتہ تین خطبات کے تسلسل میں حٰمٓ السجدۃ کی آیات ۳۴ تا ۳۶ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ ..... الخ کی تشریح کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کی اہمیت اور ضرورت پر بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ (یہ خطبہ الفضل ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور قبل ازیں نماز جمعہ کے لئے قیام گاہ سے سوا بجے مسجد احمدیہ مارٹن روڈ تشریف لے گئے۔ ٹھیک ڈیڑھ بجے خطبہ جمعہ شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعد میں حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔

مغرب کی نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ احباب میں تشریف فرما ہوئے اور سوا سات بجے سے پونے ۹ بجے تک مختلف علمی۔ مذہبی۔ اقتصادی اور تاریخی موضوعات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ اس مجلس میں ایک مہمان دوست بھی تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سوال کیا کہ اگر انسان قرآن کی تعلیمات پر عمل کرے یعنی نماز پڑھے۔ روزے رکھے۔ حقوق العباد بھی پورے کرے اس کے باوجود بھی کیا یہ ضروری ہے کہ کسی فرقے سے تعلق ہو یا کسی فرقے کو ماننا اس کی بخشش کے لئے ضروری ہو؟

قرآن کریم اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ:

حضور نے فرمایا یہ ایک بنیادی سوال ہے جو عموماً اہل قرآن کی طرف سے اٹھایا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ خود سائل کا بھی اہل قرآن سے تعلق ہو کیونکہ جو لوگ کسی فرقے کو نہیں مانتے جب ان سے کہا جائے کہ تم اہل قرآن ہو تو وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ ایک الگ مکتب فکر ہی دراصل فرقے کا دوسرا نام ہے۔ لیکن پھر بھی قطع نظر اس کے کہ سوال کرنے والے دوست اہل قرآن ہیں یا نہیں۔ میں فرد کی حیثیت سے اس مسئلہ کو لیتا ہوں۔

فرمایا۔ یہ سوال ذرا مختصر ہے یہ اس سے بھی وسیع ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جس نوعیت کا سوال ہے اس کے ساتھ تو یہ سوال بھی اٹھنا چاہیئے کہ جب ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں۔ قرآن کو مانتے ہیں۔ قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں تو گزشتہ زمانہ کے سارے نبیوں کا ماننا کیوں ضروری ہے جبکہ نہ ان کا ہم سے کوئی تعلق بنتا ہے نہ ان کی تعلیمات سے ہمارا کوئی سروکار ہے بلکہ وہ تو ساری منسوخ ہو چکی ہیں۔ دوسرے یہ بھی کہ قرآنی تعلیمات صرف نماز پڑھنے۔ روزہ رکھنے یا حقوق العباد ادا کرنے ہی کا نام نہیں ہے۔ قرآنی تعلیم تو یہ بھی کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی آنے والا آئے اسے ضرور قبول کرو۔ چنانچہ انبیاء کے میثاق میں یہ اصولی تعلیم بیان کی گئی ہے کہ خدا نے سب سے یہ عہد لیا (آل عمران آیت ۸۲) کہ آئندہ جب بھی کوئی آئے گا اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی مدد کریں گے اور پھر عجیب بات ہے کہ مِنْکُمْ کا لفظ بتاتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ (الاحزاب: آیت ۸) گزشتہ نبیوں سے عہد لینے کی بات تو سمجھ آجاتی ہے کیونکہ ان کے بعد کوئی نہ کوئی آنے والا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیوں عہد لیا گیا۔ آپ نے کس کی مدد کرنی تھی۔ اور مدد کس طرح ہوتی ہے۔ جب گفتگو اس نہج پر چل نکلے تو پھر سمجھ آجاتی ہے کہ کسی کو ماننا کیوں ضروری ہے۔

فرمایا۔ گزشتہ انبیاء نے اپنے بعد میں آنے والوں کی پیشگوئیاں کیں جن میں سے بعض ظاہراً تھیں اور بعض تمثیلات میں لپٹی ہوئی تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے کی بڑی تفصیل سے خبریں دی ہیں اس لئے اگر قرآن کو مانتا ہے تو قرآن میں جو پیش کردہ اصول ہیں اور واضح آیات ہیں ان سے جو کھڑکیاں کھلتی ہیں وہ بھی کھولنی پڑیں گی ورنہ پھر قرآن کے بعض حصوں پر ایمان لائیں گے اور بعض حصوں کو رد کرنے والے بن جائیں گے۔ میثاق والی آیات کی رو سے مدد پیشگوئیوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ چنانچہ مسیح ابن مریمؑ کے نام کی بھی اور امام مہدی کے نام کی بھی بڑی کثرت سے پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ اس لئے ماننے کا اصول یہ ٹھہرا کہ خدا کی طرف سے جو بھی آئے اس کا ماننا ضروری ہے البتہ یہ معلوم کرنا قرین عقل ہے کہ وہ خدا کی طرف سے بھیجا ہوا بھی ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ آنے والے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں وہ تزکیہ اور تعلیم کتاب کی ضرورت کو پورا بھی کرتا ہے یا نہیں۔ پس حالات کا تقاضا ہے اور حقائق بتا رہے ہیں کہ کسی آنے والے کی ضرورت ہے لیکن آیات والے کی ضرورت نہیں کیونکہ آیات مکمل صورت میں موجود ہیں اسی طرح شریعت بھی کامل ہے صرف اس پر سے عمل اٹھ گیا ہے۔ یہی بیماری ہے جس کو لوگ تسلیم تو کرتے ہیں لیکن اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر کو گھسنے نہیں دیتے۔ جہاں تک فرقوں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ نے کبھی کسی نبی کے ماننے والوں سے یہ نہیں پوچھا کہ تم فلاں فرقے میں شامل ہوئے تھے یا نہیں البتہ یہ ایک معین سوال ہے جو خدا کی طرف سے ہوگا کہ جب میں نے بھیجا تھا تو اس کو مانا تھا یا نہیں؟ اس لئے جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے یہ باقی فرقوں سے بالکل الگ ہے۔ دوسرے فرقوں میں سے کسی فرقے کے بانی کا یہ دعویٰ نہیں کہ اس کو خدا نے بھیجا ہے یہ امتیاز صرف جماعت احمدیہ کو بخشا گیا ہے کہ یہ جماعت از خود نہیں بنی بلکہ دستِ قدرت نے اس کو اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت کھڑا کیا ہے اور عین ضرورت کے وقت وہ مامور آیا ہے جس کے آنے کی خبریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھیں۔ اب یہ دیکھنا اور جانچنا باقی رہ جاتا ہے کہ یہ وہی مسیح اور مہدی ہے یا نہیں۔ اگر وہی ہے اور یقیناً وہی ہے۔ تو پھر قرآن کریم کی تعلیمات کی رو سے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اس کو مانے بغیر چارہ نہیں۔

(۸)

۱۹ فروری ۱۹۸۳ء

حسب پروگرام اس روز بحمد اللہ کراچی کے حلقہ ۵ تا ۷ کی ملاقات تھی۔ اس سے قبل چار حلقوں کی بہنوں کی ملاقات ۲/۳ کو ہو چکی تھی پھر بھی ان میں سے کئی ممبرات حضور کی زیارت و ملاقات کے شوق میں اس روز کے پروگرام میں بھی شامل ہوئیں۔ کئی خواتین لجنہ غیر از جماعت بہنوں کو بھی ساتھ لائیں۔ ملاقات حسب پروگرام ساڑھے دس بجے سے شروع ہونی تھی لیکن مستورات اتنی زیادہ تعداد میں تشریف لائیں کہ وقت مقررہ سے بھی بہت پہلے گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ مجبوراً ملاقات کے کمروں۔ برآمدہ اور اندرونی گزرگاہوں میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا۔ جہاں حضور کی آواز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی پاکیزگی اور اس کی ابتداء:

چنانچہ خواتین کی ملاقات کے دوران ان کی طرف سے سوالات کا تانتا بندھا رہا۔ حضور نے ان کے مختلف قسم کے درجنوں سوالوں کے جواب بڑے برجستہ انداز اور بڑی عمدگی اور وضاحت کے ساتھ دیئے۔ ان میں ایک سوال یہ تھا کہ روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کی ابتداء وہیں سے ہوتی ہے جہاں سے قرآن کی ابتداء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ متقیوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے گویا ہر نیکی اور ہر ہدایت، ہر رشد اور ہر پاکیزگی کا دارومدار تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ کے بہت سے معنے ہیں۔ آغاز میں تقویٰ کا معنے یہ ہوگا کہ ایک ایسا شخص جو سچائی کو اختیار کرنے میں کوئی باک نہ رکھتا ہو جس کی فطرت میں اتنی صفائی ہو کہ وہ ضد اور تعصب کے نتیجہ میں سچائی کو جھٹلایا نہ کرتا ہو ایسا شخص دنیا میں جہاں کہیں ہوگا اسے ہدایت ملے گی۔ مثلاً مغرب نے سائنس میں جب سچائی کو اختیار کیا خدا کی قدرت کا مشاہدہ ان کو جس طرف لے گیا ان کے تجربات اور مشاہدات کا رخ بھی اسی طرف پلٹ گیا۔ نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی کوششوں کو بڑے میٹھے پھل لگے۔ پس جو خدا دنیا میں سچائی کی جزا دیتا ہے وہ دین میں تو اس سے بڑھ کر جزا دینے والا ہے اس لئے دین کی ہر ترقی کے لئے تقویٰ کی چابی رکھ دی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بڑے پیارے انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اس لئے اگر انسان اپنی تربیت کی خاطر سچائی کو پکڑ لے۔ سچائی جہاں لے جاتی ہے۔ خواہ کتنی تلخ حقیقتوں کی طرف لے کر جائے وہ ساتھ چلنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ سچائی جو قربانی مانگے وہ قربانی دینے کیلئے تیار ہو جائے تو اسی کا نام روحانی پاکیزگی ہے۔ پھر اس پاکیزگی پر مزید خوبصورت رنگ چڑھتے چلے جاتے ہیں اور انسان روحانیت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں کتاب الحیل کی کوئی گنجائش نہیں

بہنوں نے شادی بیاہ کے متعلق بھی کئی سوال کئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ کیا لڑکی کی رخصتی پر عقیقہ کے نام سے بڑے پیمانے پر دعوت کرنا جائز ہے؟

حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ احکامات کی روح کو دھوکے بازی اور حیلے بہانے سے ناکام کرنے کی کوشش فی ذاتہٖ ایک بڑا مکروہ فعل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ چاہتے تو یہ ہیں کہ بچی کی شادی پر کھانا کھلائیں لیکن نظام جماعت کی گرفت گیری سے بچنے کے لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عقیقہ کے نام پر بہترین بہانہ ہاتھ آ گیا ہے۔ اب اگر اعتراض ہوگا تو کہہ دیں گے۔ یہ تو بچوں کا عقیقہ ہے۔ یہ نفس کا محض دھوکا ہے۔ یہ اسی قسم کا بہانہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں تنبیہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ (القیامۃ آیت ۱۵-۱۶)

یعنی ہر انسان خواہ کتنے ہی عذر پیش کرے وہ اپنی نیتوں اور اپنے اعمال کی کنہ کو جانتا ہے۔

فرمایا حیلہ سازی کا طریق تقویٰ کے خلاف اور موجب ہلاکت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس کی مثال دیتا ہے کہ یہود کی آزمائش کے لئے سبت یعنی ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار منع کر دیا گیا تھا۔ یہ چھوٹا سا حکم تھا لیکن یہودی بڑے حیلہ جو اور ہوشیار لوگ تھے۔ انہوں نے کہا اچھا اللہ میاں منع کرے ہم نے اپنا کام بھی کر کے چھوڑنا ہے۔ اور اس کا طریق انہوں نے یہ نکالا کہ جو مچھلیاں ساحل پر ہفتہ کے دن اکٹھی ہو جاتی تھیں ان کے اردگرد جال بن دیتے تھے اور وہ واپس نہیں جا سکتی تھیں۔ پھر ہفتہ کے اگلے دن یعنی اتوار کو ان کا شکار کر لیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس طرح حکم بھی نہیں ٹوٹتا اور ان کی بات بھی پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حیلہ سازی پر لعنت ڈالی جو بالآخر ملعون اور مغضوب ٹھہری۔ اسی طرح حضرت طالوت جب لشکر لے کر چلے تو ان کو حکم دیا گیا کہ آگے نہر آئے گی۔ اس میں سے کوئی بھی چلو دو چلو پانی سے زیادہ نہ پیئے۔ پیاس کے مارے لشکر کا برا حال ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہم کیوں نہ پیٹ بھر کر پانی پئیں۔ اس پر بہت سارے لوگوں نے جب زیادہ پانی پی لیا تو وہ جہاد میں حصہ لینے کے قابل نہ رہے۔ تب وہ تھوڑی سی جماعت جس نے حکم کی اطاعت کی تھی حضرت طالوت کی سرکردگی میں انہی کو لڑنے کی توفیق ملی۔ پس احکام خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے ہوں۔ ان کے پس پردہ جو روح کارفرما ہوتی ہے اس کے بگاڑ کے نتیجہ میں خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم کی تعلیم اس پہلو سے بھی بڑی واضح ہے۔ پھر بھی بعض علماء نے ایک کتاب الحیل لکھ ڈالی جس میں حیرت انگیز طور پر احکام کو ٹالنے کی مختلف راہیں بتائی گئی ہیں۔ جماعت احمدیہ احیائے اسلام کی علمبردار ہے اس کے مرد بھی اور عورتیں بھی۔ اس کے چھوٹے بھی اور بڑے بھی اس بات کے پابند ہیں کہ ان کو جب بھی امور دینیہ میں اور اصلاح معاشرہ کے طور پر کوئی حکم دیا جائے وہ اسے بلا تردد لفظاً اور معناً بجا لائیں اور اس میں ان کی اپنی بہتری اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کا راز مضمر ہے۔

یہ بڑی دلچسپ اور بابرکت مجلس ۱۰½ بجے سے شروع ہو کر ۱½ بجے بعد دوپہر تک جاری رہی جو خواتین کے لئے بیش قیمت علمی اضافہ اور حد درجہ ازدیاد ایمان کا موجب بنی۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے ڈھیروں سوالات تشنۂ جواب رہ گئے۔ مجبوری تھی نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ باہر سڑک پر کثیر التعداد احباب نماز کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اس لئے حضور نے منتظمات کو یہ ہدایت فرمائی کہ بقیہ سوالات رکھ لئے جائیں۔ پھر کبھی موقعہ ملا تو انشاء اللہ ان کے جواب دینے کی کوشش کی جائے گی۔ خواتین کی اجتماعی ملاقاتوں کی نگرانی اور انتظامی امور محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر انتظامیہ کمیٹی و ممبرات انتظامیہ کمیٹی صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کے علاوہ نگران حلقہ جات اور دوسری مخلص اور مستعد کارکنات اور ممبرات لجنہ کراچی نے بحسن و خوبی سرانجام دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور مجالس میں رفاقت کے فرائض حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ادا فرماتی رہیں۔

عصر کی نماز کے بعد گیسٹ ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں حضور انور نے ۲۰/۲۵ معزز مہمانوں کو پذیرائی بخشی جن سے ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت تک مختلف دینی۔ علمی۔ معاشرتی موضوعات پر بہت دلچسپ اور پر مغز۔ بڑی مفید اور ایمان افروز گفتگو ہوتی رہی مہمانوں میں چند خواتین بھی شامل تھیں جو اپنے ایسے عزیزوں کے ساتھ تشریف لائی تھیں جو پہلے بھی ایک دو دفعہ حضور کی مجالس میں شریک ہو چکے تھے۔ ان خواتین نے بھی پردہ وغیرہ کے متعلق سوال کئے اور ان کے جواب پا کر بہت خوش ہوئیں۔ اگر نماز مغرب کا وقت نہ ہو گیا ہوتا اور احباب جماعت کا انتظار میں بیٹھے ہوئے ہونے کا خیال نہ ہوتا تو شائد یہ مجلس اور بھی لمبی ہو جاتی۔

اسلام اور بیوی کے حقوق

مہمان رخصت ہوئے حضور نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ اور حسب معمول احباب میں رونق افروز رہ کر احباب کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ اس اثناء میں ایک خاتون کی طرف سے تحریری سوال حضور کی خدمت اقدس میں پیش ہوا اور وہ سوال یہ تھا کہ قرآن کریم میں بہنوں بھائیوں کے حقوق کا ذکر تو ملتا ہے کہ بیویوں کے حقوق کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا اس سوال کے پس پردہ وہ دکھ دہ کہانی ہے جس کے متعلق دوست سمجھ گئے ہوں گے۔ معلوم ہوتا ہے اس خاتون کو پتہ ہے کہ قرآن کریم میں بیویوں کے حق ادا کرنے کا حکم تو ہے لیکن بعض خاوند اس حکم کو اس طرح نظر انداز کر دیتے ہیں کہ گویا حکم ہی نہیں ہے۔ یہ بڑا ظلم ہے۔ میں نے پہلے بھی ایک خطبہ جمعہ میں توجہ دلائی تھی کہ جب عورتوں سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ مردوں کی نسبت کم آزادی کو قبول کر لیں اور اسلام کی خاطر سوسائٹی کو پاک رکھنے کے لئے مردوں سے زیادہ قربانی دیں تو وہ اس لحاظ سے مردوں کے بہتر سلوک کا حق رکھتی ہیں لیکن اس کے برعکس اگر مرد عورتوں کو غلام اور ان سے لونڈیوں کی طرح سلوک کریں اور ان کے حقوق نہ دیں تو یہ تو ایک بہت بڑا ظلم اور سفاکی ہے۔ ایسے لوگ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے نظام جماعت ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا تو میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ خدا کا نظام تو ضرور ہاتھ ڈالے گا۔ اور وہ اس کی سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مستورات سے جو حسن سلوک فرمایا کرتے تھے اس کی مثالیں دے کر حضور نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں یہ سبق ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی عورتوں کا خیال رکھیں ان کو لونڈیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ سمجھیں ان سے پیار کا سلوک کریں ورنہ وہ میرے متبع کہلانے کے مستحق نہیں ہوں گے حضور نے فرمایا اس رحیم و کریم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر عورتوں سے سفاکانہ اور ظالمانہ سلوک روا رکھنا اور یہ سمجھ لینا کہ ہماری بہنوں کے حقوق تو ہیں۔ دوسرے لوگوں کی بہنوں کے حقوق نہیں ہیں۔ ہماری بہنیں دوسروں کے گھروں میں جائیں تو ہم دوسروں سے لڑ کر بھی ان کے حقوق لیں۔ اور لوگوں کی بہنیں ہمارے گھروں میں آئیں تو وہ یتیموں اور لاوارثوں کی طرح ہو جائیں اور ہم جو مرضی ظلم کریں اور سمجھیں کہ ہمارا حق ہے ان کا حق ہی کوئی نہیں ہے۔ یہ تو پھر انسانیت ہی نہیں ہے۔ اس کا نام اسلام کون رکھ سکتا ہے۔ یہ محض سفاکی ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق نظام جماعت اعلان کرے یا نہ کرے۔ اللہ کے نزدیک یہ لوگ جماعت میں شامل نہیں اس لئے میں احباب جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی بیویوں سے لطف و احسان کریں اور پیار و محبت سے پیش آئیں۔ ان کے حقوق ادا کریں تب آپ خدا کی نظر میں سچے احمدی یعنی حقیقی مسلمان ٹھہریں گے۔

حق مہر اور اس کا فلسفہ

اسی ضمن میں خواتین کی طرف سے ایک سوال یہ بھی حضور کی خدمت میں پیش ہوا کہ اکثر خاوند حق مہر ادا نہیں کرتے اور مانگنے کی صورت میں کہتے ہیں کہ ساری عمر انہی کا کھایا ہے۔ میں لہذا علیحدہ حق مہر کی ادائیگی کا کیا سوال۔ حضور نے فرمایا یہ بھی لغو بات ہے۔ مشقت کی تقسیم (Division of labour) کی وجہ سے خدا نے مرد کی کمائی میں عورت کا حق رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارے لئے ایک غیر معمولی قربانی کرتی ہیں وہ تمہارے بچے پیٹوں میں پالتی ہیں ان کو اپنا خون دیتی ہیں اپنی ہڈیاں دیتی ہیں اپنا دماغ۔ اپنی آنکھیں اور اپنے ناخن تک دیتی ہیں اور پھر جب پیدا ہوتے ہیں تو ان کی پرورش کرتی ہیں۔ تمہارے گھروں کو سنبھالتی ہیں تو پھر کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جو تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے رحم و کرم پر پل رہی ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ حق مہر بالکل اور چیز ہے۔ وہ اس فلسفہ کے تابع ہے کہ بعض ظالم مرد یا بعض ظالم عورتیں (غلط تربیت یافتہ ماحول میں بسا اوقات ایسی عورتیں بھی پائی جاتی ہیں جن کی زبان درازی۔ گندی تربیت اور اولاد کے معاملہ میں ٹیڑھی روش خاوندوں کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ طلاق دے دیں) اگر ایسی صورت حال پیدا کر دیں کہ علیحدگی اختیار کرنی پڑے تو ایسی صورت میں بھی فرمایا کہ معروف کے مطابق سلوک رکھو اور اگر سمجھتے ہو کہ نباہ مشکل ہے تو پھر احسان کے ساتھ چھوڑ دو اور احسان کا مرحلہ حق مہر کی ادائیگی کے بعد آتا ہے۔ پہلے نہیں آتا۔ طلاق کی صورت میں جب عورت الگ زندگی بسر کرنا چاہے تو ساری عمر تو اس نے کچھ کمایا نہیں۔ خاوند کی کمائی پر بیٹھی ہوئی تھی تو حق مہر کی صورت میں اس نئی زندگی کے لئے اس کو کچھ زاد راہ مل جائے کچھ سرمایہ حیات میسر آجائے۔ جس سے وہ اپنی گزر اوقات کے سامان کر سکے۔ گویا حق مہر آزادانہ باعزت زندگی کے انتظام کی ضمانت ہے۔ اس لئے یہ اتنا تھوڑا بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ صرف نام کا بن کر رہ جائے اور اتنا زیادہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کی ادائیگی مرد کی استطاعت سے باہر ہو جائے۔ تھوڑا حق مہر مقصد کو پورا نہیں کرے گا اور زیادہ ہو تو مرد بخشوانے لگ جائیں گے۔ پس یہاں بھی اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔

بہنیں ان سوالوں کو قبل ازیں بجنسہ کی ملاقات میں بھی اٹھا سکتی تھیں لیکن انہوں نے اپنے سوال کرنے کا حق بڑے موقعہ اور محل پر استعمال کیا اور ہمارے آقا نے بھی ان کے سوالوں کو ایسے پیارے رنگ میں پذیرائی بخشی کہ روح وجد کرنے لگی۔

مجلس علم و عرفان بالعموم روزانہ ۷½ بجے سے نو بجے تک منعقد ہوتی رہیں۔ اس روز بھی جب نو بجے لگنے اور ادھر احباب کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سوالات پیش کر کے اپنی علمی پیاس بجھانے اور اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے شوق کا یہ عالم تھا کہ سوالات پر سوالات پیش ہو رہے تھے جن کے جوابات کے لئے بہت سا وقت درکار تھا اس لئے حضور نے فرمایا اب وقت زیادہ ہو گیا ہے یقیہ سوال رہنے دیتے ہیں کہتے ہیں ع یار زندہ صحبت باقی۔ اللہ تعالےٰ فضل فرمائے۔ ہمیں ملنے کے مواقع عطا فرماتا رہے تو پھر یہ مجلسیں جاری رہیں گی انشاء اللہ۔ کل تو میں نے ناصر آباد سندھ چلے جانا ہے۔ پھر انشاء اللہ ہفتہ (۲۶ ۲/۸۳) کو دوبارہ واپس آؤں گا۔ ہفتہ کی شام تک اگر میں یہاں پہنچ گیا تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھے پڑھیں گے۔ اگر یہاں پہنچنے میں کچھ تاخیر ہو گئی تو پھر اتوار اور پیر کی رات کو ہم اکٹھے بیٹھیں گے۔ اس موقعہ پر شمع خلافت کے پروانوں کے لئے اگرچہ وقتی جدائی بھی شاق تھی لیکن ان کی دلی دعائیں یہی تھیں ع

بسلامت روی و باز آئی (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سیرالیون" (بقیہ صفحہ اوّل)

پہنچاتے ہیں کہ ایک ہفتہ بعد یہ چیف امام داخل سلسلہ احمدیہ ہو گئے۔ اور اب تک اس قصبہ میں چالیس افراد داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد طلباء نے قومی ترانہ پڑھا جس کے بعد پیرا ماؤنٹ چیف نے اپنے علاقہ کے احباب کی طرف سے خوش آمدید کہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ان کی تقریر کے بعد سکول کے طلباء نے عربی زبان میں ایک ترانہ پڑھ کر حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد محترم مشنری انچارج و امیر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج ہمارے دل خدا کی حمد سے لبریز ہیں اس سکول کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ ہمارا ماٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" ہے ہم نے بنی نوع انسان کے قلوب جیت کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالنے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ ہم اللہ کی تائید و نصرت سے اس مشن میں کامیاب ہوں گے۔ ایک دن یہاں سے ہمارے مبلغ کو نکالا گیا تھا۔ آج آپ ہمیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل، اس کی تائید ہے اسکے بعد آپ نے دعا کے ساتھ سکول کا افتتاح فرمایا۔

دعا اور افتتاح کے بعد مکرم الحاج محمد کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مکرم ایم۔ پی بائیو (M.P. BAYOH) پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن۔ مسٹر پاسے کونتے۔ مسٹر آئی۔ ایچ کوکر اور دیگر معززین نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور احمدیہ مشن کی بے لوث تعلیمی اور طبی خدمات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد پا۔ پوجے صاحب نے چیفڈم اتھارٹی کی طرف سے احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا اور مشن کی اعلیٰ خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

آخر میں محمد ادریس صاحب اسسٹنٹ ڈی۔او (MAYAMBA ڈسٹرکٹ) نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا جماعت احمدیہ کے تحت کھولے جانے والا یہ سکول بھی انشاء اللہ مشن کے دوسرے سکولوں کے معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس علاقے کے لوگوں کی تعلیم و تربیت میں ایک اہم رول ادا کرے گا۔ م

نیکیوں سے محروم کرنیوالی عورتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بعض عورتیں ہیں جن کی زبانیں دراز ہوتی ہیں جو گندی تربیت لے کر آئی ہوتی ہیں اولاد کو نیکیوں سے محروم کرنے والی، ان کی بری باتوں کی پردہ پوشی کرنے والی۔ نیکیوں سے باز رکھنے والی ہیں۔ نہ خود نماز پڑھتی ہیں نہ نماز کی تعلیم دیتی ہیں۔ نہ پاکی ناپاکی کا خیال رکھتی ہیں۔ خاوند کی کوئی مدد نہیں کرتیں بلکہ اس کو نیکیوں سے محروم کر کے اس پر بوجھ بن جاتی ہیں۔۔۔ ۔۔۔۔ پس معاشرہ کی اصلاح کے لئے بڑی محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے میں جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ ان برائیوں کو جڑوں سے نکال دیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۲ء)

(اصلاح و ارشاد ربوہ)

م آفریں دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کے نور سے دنیا کے کونوں کو منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خداوند کریم ہماری ان مساعی کو قبول کرتے ہوئے ان میں غیر معمولی برکت ڈالے (آمین یا ارحم الراحمین!)

مرسلہ
(وکالت تبشیر)

:- اعلان بازیافتہ گھڑی :-

ایک گھڑی سڑک پر گری ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر لے سکتے ہیں۔
(سلطان احمد بشیر ۳۲ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ جلسہ سالانہ برائے خواتین ۱۹۸۳ء

مرتبہ:- ثریا خانم ایم اے بنت محترم رانا منیر احمد خانصاحب - ربوہ)

خواتین جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں جلسہ سالانہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَّیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا نظارہ پیش کرتے ہوئے، ذکر الٰہی اور اسلام و احمدیت کی سربلندی کے لئے دعاؤں کے ماحول میں دینی روایات کے ساتھ خلافت لائبریری کے عقب میں مورخہ ۲۶ دسمبر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز روح پرور افتتاحی خطاب کے ساتھ شروع ہو کر مورخہ ۲۸ دسمبر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف اختتامی خطاب کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

امسال جلسہ گاہ میں مستورات کی حاضری اعداد و شمار کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۲۱، ۷، ۸۰ رہی جبکہ گذشتہ سال حاضری تقریباً ۷۲۰۰۰ رہی۔ بیرون پاکستان مختلف ممالک انڈونیشیا، ماریشس، نائیجیریا، گھانا، امریکہ جنوبی افریقہ، ہالینڈ اور انگلینڈ سے ۲۹ خواتین اور تین بچے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اس کے علاوہ پاکستان سے باہر جا کر آباد ہوئی ہوئی خواتین خاصی بڑی تعداد میں تشریف لائیں۔

پہلا اجلاس مورخہ ۲۶ دسمبر

پہلے اجلاس کی کارروائی ۹ بجکر ۱۵ منٹ سے ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ تک مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب سنا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطاب اور دعا کے بعد ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر اجلاس کی باضابطہ کارروائی کا آغاز ہوا جس کی صدارت حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے کی۔ امسال "وظیفہ نصرت جہاں" کے امتحان میں عزیزہ عابدہ منصورہ بنت مکرم مبارک مصلح الدین صاحب کو اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر مبلغ ۳۶۰/- روپے حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے دست شفقت سے عنایت فرمائے۔

ساڑھے دس بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ نے "نئی تہذیب کے بداثرات اور احمدی عورت کا کردار" کے موضوع پر تقریر کی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے لفظ "تہذیب" کی تعریف کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے دیباچہ تفسیر القرآن کی روشنی میں فرمایا کہ تہذیب کو تمدن سے وہی نسبت ہے جو روح کو جسم سے تہذیب ان افکار کا نتیجہ ہے جو کسی قوم میں مذہب اور اخلاق کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور نئی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جس پر عیسائیت کی چھاپ لگی ہو جس کا دوسرے لفظوں میں مغربی تہذیب نام ہے۔

بعد ازاں آپ نے نئی تہذیب کے بداثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تہذیب اس آزادی کا تصور پیش کرتی ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا اور اس تہذیب کی پیروکار پردہ کی اسی طرح مخالفت کرتی ہیں جیسا کہ یورپ اور امریکہ کی خواتین پردہ سے متنفر ہوتی ہیں۔ اسلام نے ایک طرف عورتوں کے حقوق مقرر کئے ہیں تو دوسری طرف حدود مقرر کر کے حد سے بڑھی ہوئی آزادی کا قلع قمع بھی کر دیا۔

آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے ملازمت کرنے کا رواج بھی اسی تہذیب کے زیر اثر پیدا ہوا۔ عورت بامر مجبوری تو ملازمت کر سکتی ہے مگر مغرب کی اندھا دھند تقلید میں ملازمت کا رواج سراسر نامناسب ہے ٹی۔وی، سینما بینی اور فیشن پرستی جیسے بداثرات کو بیان کرتے ہوئے ان کے نقصانات سے آگاہ فرمایا کہ ان سے اخلاقی و روحانی گراوٹ کے ساتھ ساتھ روپے پیسے کا ضیاع اور فضول خرچی کی عادت بھی پڑتی ہے جبکہ اسلام نے ان سب امور سے منع فرمایا ہے۔

اس تہذیب کے زیر اثر پیدا ہونے والے بداثرات میں سے آزاد خیالی، بڑوں کے ادب کا پاس نہ کرنا اور مہمان نوازی کے جذبہ کی کمی کے متعلق بھی وضاحت فرمائی اور اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم سے آگاہ فرمایا۔

آخر میں آپ نے ان سے بچنے کا طریق بیان کرتے ہوئے خدا اور رسول کی اطاعت میں اخلاق فاضلہ اپنانے اور اخلاق رذیلہ سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی اور اس تہذیب کو دوبارہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی جو چودہ سو سال پیشتر مدینہ میں رائج ہوئی۔ تقریباً گیارہ بجے آپ کی تقریر کے بعد نمائندہ ہالینڈ اور نمائندہ انڈونیشیا نے بہنوں سے خطاب کیا جن کا اردو خلاصہ محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ نے پیش کیا۔

۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب کی تقریر بعنوان "غزوات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق عظیم" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

قریباً سوا بارہ بجے پہلے اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۲۶ دسمبر

پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں ۲ بجے سے ۲ بجکر ۴۰ منٹ تک مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی تقریر بعنوان "بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

۲ بجکر ۴۵ منٹ پر دوسرے اجلاس کے باضابطہ پروگرام کا آغاز ہوا جس کی صدارت حضرت سیدہ آصفہ بیگم حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کی۔ محترمہ امۃ النور ساجدہ نے کلام محمود کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر محترمہ سیدہ ناصرہ اردن صاحبہ کراچی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں وہ مقام حاصل کیا جس سے آگے جانا کسی بشر کے لئے ممکن نہیں۔ بعد ازاں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم و منثور کلام کے حوالہ جات کے ذریعہ آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کو تفصیلاً بیان کیا۔

تین بجکر ۱۰ منٹ پر نمائندہ امریکہ نے بہنوں سے خطاب کیا جس کا اردو خلاصہ محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ نے پیش کیا۔

۳ بجکر ۲۰ منٹ پر محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "دعا کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ دعا کا تصور ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ دعا کی اصل صورت مسخ ہو چکی ہے اور اسلام نے دعا کا صحیح تصور پیش کر کے واضح کیا کہ ایک خالق و مالک اور قادر ہستی ہے جو دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتی ہے اور یہ کہ دعا خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق زبردست شہادت ہے قبولیت دعا کے شرائط بیان کرتے ہوئے کہا کہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھا جائے۔ اور مایوسی کو قریب نہ پھٹکنے دیا جائے۔ آپ نے انبیاءؑ کے طریق دعا بیان کر کے خواتین کو انہی کے مطابق دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۴ بجکر چالیس منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ۴۰ بجکر ۵ منٹ پر محترمہ نسیم سعید صاحبہ نے "داعی الی اللہ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کی غرض بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ کی بعثت کا مقصد ہی خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلانا تھا اور آپ نے اس فرض کو بہ احسن ادا فرما کر اس پر مسلسل عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے اس فریضہ کو کما حقہ ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔

بعد ازاں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں داعی الی اللہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ آخر میں آپ نے بیان کیا کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق ہر ایک پر داعی الی اللہ بننے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور داعی الی اللہ بننے کے طریق کار بیان کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ دعا ہی وہ ہتھیار ہے جس سے حیرت انگیز طور پر معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔

چار بجے خاکسار ثریا خانم نے "احمدی خواتین اور فریضہ تبلیغ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے دیگر مذاہب کا اسلام کے ساتھ مقابلہ کر کے بیان کیا کہ تمام مذاہب کی تبلیغ کا دائرہ عمل صرف ایک خاص قوم اور معین زمانے تک محدود رہا۔ مگر اسلام وہ عالمگیر اور کامل مذہب ہے جس میں اسلامی تعلیم کو تمام شرق و غرب میں پھیلانے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔

بعد ازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تبلیغی کارنامے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں اگر صحابہ نے تبلیغی خدمات انجام دیں تو صحابیات بھی اس میدان میں ان سے کسی طرح پیچھے نہیں رہیں۔ بعدہٗ بتایا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کے الٰہی پروانہ کے ساتھ اسلام کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ اور آپ کے خلفاء الٰہی منشاء کے مطابق احسن رنگ میں اس فرض کو ادا فرماتے رہے۔

خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آج امام وقت کی پکار اور وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک داعی الی اللہ بنتے ہوئے تبلیغی جہاد میں حصہ لے اور تجدید عہد کرتے ہوئے جان، مال، وقت اور اولاد کو اس راہ میں قربان کرنے کا عزم کریں اور اپنے عمل و کردار سے امن و سکون کی متلاشی مخلوق اور راہ مستقیم سے بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے ایسا اسوہ اور نمونہ پیش کریں کہ دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو جائے کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ آج دنیا میں یہی ایک جماعت ہے جو خیر امت ہونے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔

(باقی باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دسواں سال

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دسواں سال ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء کو ختم ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ جوبلی فنڈ کی مکمل وصولی کو ۱۹۸۹ء تک (جو جوبلی کا سال ہے) مؤخر نہ کیا جائے۔ بلکہ ۲ سال قبل ہی یعنی ۲۸ فروری ۸۷ء تک مکمل کی جائے۔ لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ جوبلی فنڈ کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔ وصولی کی رفتار تیز کر دیں اور ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے وعدہ کا کم از کم ۱۵٪ حصہ ضرور ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضور ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت:-

اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔ (وکیل المال اوّل)

کوائف تجنید انصار اللہ

زعمائے کرام سے گذارش ہے کہ اپنی اپنی مجالس کے اراکین کے کوائف تجنید ارسال کریں اگر پہلے بھجوا چکے ہیں تو دوبارہ بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ نئے اراکین کے کوائف ضرور بھجوائے جائیں۔

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے توجہ سکرٹریان ناصرات الاحمدیہ

حسب ارشاد سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کتابچہ پہلی مسلمان عورت ناصرات کے نصاب معیار اوّل میں شامل کی گئی ہے اور معیار دوم میں پہلی مسلمان عورت کی بجائے کتاب صحابہ کی کہانیاں مقرر کی گئی ہے۔ لائحہ عمل میں دونوں معیاروں میں غلطی سے کتابچہ پہلی مسلمان عورت لکھا گیا ہے۔

کتابچہ کی قیمت ۳ روپے ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

گمشدہ گھڑی

خاکسار کی گھڑی جمعہ سے واپس آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے۔ جس بھائی کو ملے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ۵۰ روپے انعام وصول کرے۔

(افضل برادرز گوسا بازار۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے ہمدردانہ دعاؤں کی درخواست ہے

(محمد نعیم نورے والا احمد نگر)

ناظمین اضلاع متوجہ ہوں

جن مجالس کی تجنید ابھی نہیں آئی براہ کرم فروری کے مہینہ میں ہی اُن کی تجنید بنوا کر بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال)

ناظمین مجالس متوجہ ہوں

کیا آپ نے ماہانہ رپورٹ بھجوا دی ہے؟ کیا آپ نے ۸۴-۱۹۸۳ء کی فہرست تجنید مرکز کو بھجوا دی ہے؟۔ کیا وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات لے لئے ہیں (مہتمم اطفال)

اعلان دار القضاء

مکرم شیخ مامون احمد صاحب ابن شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کی امانت ذاتی تحریک جدید ۱۲/۲۹ میں مبلغ ۲۴۹/۷۳ روپے ہیں جو میری والدہ صاحبہ محترمہ بشیرہ طاہرہ ام مامون احمد کو ادا کئے جائیں

۲۔ مرحوم کے نام ایک کنال کا قطعہ ۱۶/۱۵ دار العلوم ربوہ ہمشیرہ عزیزہ نصیرہ قدسیہ کے نام منتقل فرمایا جائے۔

۳۔ مرحوم کے نام الاٹ نصف کنال کا قطعہ ۱۲/۵ دار العلوم ربوہ عزیزہ شیبا مامون کے نام منتقل فرمایا جائے۔

اگر اس درخواست کے مطابق انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔

مکرمہ طاہرہ چوہدری صاحبہ لندن نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم سید صوفی محمد ابراہیم صاحب لدھیانوی کے نام قطعہ ام ۱۷ دار الرحمت ربوہ رقبہ ۱۰ فٹ۔ ۱۷ مرلے زمین الاٹ ہے جو انہوں نے مجھے دے رکھی تھی۔ براہ کرم یہ قطعہ میرے نام منتقل کیا جائے تاکہ میں اس پر مکان تعمیر کر سکوں۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

لجنات توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو حضور نے مسجد فضل عمر سووا (فجی) میں ارشاد فرمایا تھا اسے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پمفلٹ کی صورت میں شائع کروایا ہے تاکہ ہر احمدی گھرانہ اس ایمان افروز خطبہ سے فیض حاصل کر سکے۔ جن لجنات نے یہ پمفلٹ جلسہ سالانہ پر نہیں لیا وہ لجنات اپنے گھروں کی تعداد کے مطابق دفتر لجنہ سے فوری طور پر منگوا لیں۔ پمفلٹ کی کوئی قیمت نہیں۔ عہدہ داران اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر احمدی عورت اسے پڑھ یا سن لے۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب ڈرائیور وصیت ۱۰۰۰۲ جن کا پرانا پتہ جھال خانوالی فیصل آباد تھا۔ اس کے بعد غالباً ربوہ کے کسی محلہ میں آباد ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ان سے رابطہ پیدا نہیں ہو سکا اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مطالبہ تحریک جدید۔ سادہ زندگی

سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔

سادہ زندگی کی تحریک بہت ضروری ہے۔ یہی ہے جو امیر و غریب کا امتیاز مٹاتی ہے اس تحریک سے میری غرض یہ ہے کہ دو آدمیوں میں جو فرق ہے یعنی ایک اپنے کو آدمی سمجھتا ہے اور دوسرا فرعون اسے مٹا دیا جائے۔ اور دونوں ہی آدمی بن جائیں۔ زندگی کے سادہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ آدمی آدمی نہیں رہے بلکہ بعض آدمیت سے نکل گئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ سارے ہی آدمی بن جائیں۔

(المصلح الموعودؓ الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

(نیابت تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

ہمتِ مرداں مددِ خدا

اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانے اور اسے دس ہزار تک پہنچانے کے لئے ہمت کیجئے ۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن منزل نہیں ہے ۔
صرف اس کے لئے توجہ کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالےٰ خود برکت ڈالیگا۔
سچ ہے "ہمتِ مرداں مددِ خدا"

منیجر الفضل ربوہ :

درخواستِ دُعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ بشریٰ فردوس بھٹی معدہ کی پرانی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے بزرگان سلسلہ عالیہ اور احباب سے درخواست دعا ہے۔

(۲) عزیزم ناصر فیروز بھٹی ابن چوہدری امانت اللہ بھٹی بعارضہ یرقان عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں ۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب بزرگان سلسلہ احمدیہ سے درخواست دُعا ہے ۔

(نعمت اللہ بھٹی میل نرس ۔ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۴ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو کہ حکیم نذیر احمد صاحب نصرت دواخانہ گول بازار ربوہ کی پوتی اور ملک عزیز احمد صاحب ولد ملک گل محمد صاحب کی نواسی ہے ۔ بچی کا نام نیرہ نصیر تجویز کیا گیا ہے ۔
احباب سے بچی کی درازیٔ عمر اور نیک سیرت خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(نصیر احمد ناصر مینجر نصرت دواخانہ گولبازار ربوہ)

احباب سے ضروری گزارش

خاکسار عنقریب ایک ضروری کام کے سلسلہ میں کراچی جا رہا ہے ۔ اپنے کراچی کے قیام کے دوران اور واپسی پر حیدر آباد ، میرپور ، نواب شاہ ، ملتان ۔ وہاڑی ۔ ساہیوال اور اوکاڑہ کے احباب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے الفضل کی توسیع و اشاعت کے سلسلہ میں امداد طلب کرے گا ۔ اخبار کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کے لئے احباب کی امداد اشد ضروری ہے کیونکہ احباب کے تعاون سے ہی سر ہو سکتی ہے ۔
احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خاکسار سے بھرپور تعاون کر کے ممنون فرمائیں ۔

(عباد اللہ گیانی ۔ مینجر الفضل ربوہ)

خدام کی ماہانہ مطالعہ کتب میں تبدیلی

قائدین مجالس ، قائدین اضلاع و علاقہ نوٹ فرمائیں کہ اب ماہ مارچ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطاب " نور مصطفوی اور نار بولہبی " اور اپریل ۱۹۸۴ء میں " وصال ابن مریم " مطالعہ کے لئے رکھی گئی ہیں ۔ باقی مہینوں کی کتب وہی ہیں ۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریبِ شادی

میرے بیٹے عزیزم مبارک احمد خان صاحب آف سپین ابن مکرم میاں محمد امین صاحب کا نکاح عزیزہ شاذیہ نعیم بنت راجہ نعیم احمد ظفر صاحب محلہ دارالرحمت سے -/۳۵،۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹/۱۲/۸۳ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا ۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دعا میں شمولیت فرمائی ۔ اور مورخہ ۲۸/۱/۸۴ کو رخصتانہ ہوا ۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی ۔
احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو ۔

(شریفہ بیگم ۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

اعلانِ نکاح

● — میری بیٹی عزیزہ روبینہ معین کا نکاح بہمراہ عزیزم خالد محمود صاحب ابن ڈاکٹر غلام حسین صاحب مسجد احمدیہ محمود واہ کینٹ میں مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق پر محترم جناب میر عبدالمجید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم واہ کینٹ نے بعد نماز جمعہ مورخہ ۲۷/۱/۸۴ کو پڑھا ۔
احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے ۔ آمین ۔

(چوہدری معین الدین احمد صدر حلقہ وسطی جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

-● عزیزم نصیر احمد شاہد ابن مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد آف کوٹ احمدیہ ضلع بدین کا نکاح مورخہ ۲۹/۱۲/۸۳ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ امۃ المتین بنت کیپٹن عزیز احمد صاحب ملک آف دوالمیال ضلع جہلم کے ساتھ پڑھا ۔ بعد ازاں سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا میں شمولیت فرمائی اور فریقین کو شرفِ مصافحہ بخشا ۔
احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل بے پایاں سے اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور ثمراتِ حسنہ کا باعث بنائے ۔ آمین

(محمد عمر سندھی ایم ۔ اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے لڑکے عزیزی حکیم محمد اعظم طاہر کا اکلوتا بیٹا محمد محسن بعمر ۲ ماہ بوجہ بخار و نمونیہ ۳۱/۱۲/۸۳ کو فوت ہو گیا ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ابھی یہ صدمہ برداشت کر ہی رہے تھے کہ خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزی قریشی محمد اکرم عمر مربی سلسلہ احمدیہ کا اکلوتا بیٹا محمد عثمان عمر بعمر دو سال بقضائے الٰہی مورخہ ۹/۱/۸۴ کو بخار و نمونیہ سے فوت ہو گیا ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو فرزندان کو نعم البدل نیک صالح اور صحت والے لڑکے عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہوں آمین
نیز خاکسار کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے ۔ آمین (حکیم محمد افضل فاروقی صدر ... احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور)

قائدین مجالس اپنی ماہانہ کارگذاری رپورٹ بروقت اور باقاعدہ ارسال مرکز کیا کریں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون پاکستان جماعتہائے احمدیہ میں بیداری کی نئی لہر

آئیوری کوسٹ کے تحریک جدید کے وعدے قریباً ڈیڑھ گنا ہو گئے

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ارشادات کو ثمر بار کرتے ہوئے اور حضور اور ساری جماعت کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے بیرون پاکستان جماعتوں کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی اور ہر قسم کے چندوں میں پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ تحریک جدید کے نئے سال کے شروع ہوتے ہی بیرون پاکستان سے گذشتہ سال سے بہت بڑھ کر وعدے ملنا شروع ہوئے ہیں جس کی ایک مثال جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی ہے۔

ملنے والی اطلاعات کے مطابق اب تک ۲,۶۷,۰۰۰ فرانک کے وعدے ہو چکے ہیں۔ جبکہ گذشتہ سال ۱,۹۰,۰۰۰ فرانک کے وعدے تھے۔ اس طرح چالیس فیصد سے بھی زیادہ اضافہ کی توفیق ملی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ سب وعدہ کنندگان کو اجر عظیم عطا کرے ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ وہ ان سے راضی ہو اور وہ اپنے رب سے راضی ہوں۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے پوتے عزیزم منصور احمد انجم ابن چوہدری مبارک مصلح الدین احمد (وکیل المال ثانی ربوہ) نے بی ایس سی کے امتحان میں فزکس اور ریاضی کے ساتھ ۵۵۴/۸۰۰ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو۔

(صوفی غلام محمد ناظر اعلیٰ (ثانی) صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

R E Q U I R E D

EXPERIENCED MECHANICAL ENGINEER TO HEAD R & D DEPTT. FOR FABRICATION OF PACKAGED AIRCONDITIONERS AND SPLIT SYSTEMS. MUST HAVE EXPERIENCE IN FABRICATION AND DIES WORK.. APPLY TO:
AIRCON SERVICES LTD SHAHNAWAZ BUILDING, P.O. BOX NO: 4766 WEST WHARF KARACHI-2.

زرعی زمین برائے فروخت

بیس ایکڑ زرعی زمین قابل فروخت ہے۔ یہ زمین لوچڑ خانہ کی جونئی شرک تجویز ہوئی ہے اس پر واقع اور مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ کے قریب دور ہے۔ جو اصحاب اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں۔ زمین زرعی لحاظ سے اور دوسرے لحاظ سے بھی بہت اچھی ہے۔ اس میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں۔ ایک ہی فرد کی ملکیت ہے۔

ایم۔ اے خان
۶۲۔ دہلی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی
(ٹیلیفون نمبر — 415409)

تقریب شادی

ربوہ ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء کو عزیزہ خواجہ زہر اللہ سلمہ ابن مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب آف راولپنڈی اور عزیزہ بشریٰ نذیر سلمہا بنت مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب دارالیمن ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان دونوں کا نکاح ۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء کو مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب کے مکان واقعہ دارالیمن ربوہ میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن نے دعا کرائی۔

۲۶ جنوری کو مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب نے دارالصدر جنوبی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض بزرگان سلسلہ اور ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بعد ازاں حضور نے اندرون خانہ تشریف لے جا کر دلہن کو شفقت اور دعاؤں سے نوازا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے ہر رنگ میں بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اعلان نکاح

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم غلام مجتبیٰ خان صاحب ابن مکرم صوبیدار غلام رسول صاحب مرحوم، آف کھارا نزد قادیان دارالامان، کا نکاح ہمراہ عزیزہ راحت راحیلہ صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالصمد صاحب الفیض فلیٹس دارالصدر غربی ربوہ بعوض مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۳ فروری ۱۹۸۴ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت و مہربانی اس موقع پر تشریف فرما ہوئے اور دعا میں شمولیت سے نوازا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اس موقع پر مبلغ یکصد روپے برائے توسیع اشاعت الفضل ارسال کئے گئے ہیں۔ (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں۔ وٹرنری آفیسر ہیلتھ دارالصدر غربی ربوہ)

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ
ہر قسم کا سامان دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد قاضی

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
چوہان روڈ آخری بس سٹاپ اسلام پورہ
(کرشن نگر) لاہور کا
افتتاح
۹ فروری کو ہوگا
(منیجر)

فوری فروخت
مسجد ہدایت محلہ دارالعلوم شرقی کے نزدیک ۱۰ مرلہ کارنر پلاٹ میں تعمیر شدہ تین کمروں اور برآمدہ پر مشتمل مکان فوری قابل فروخت ہے۔
منیجر
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گول بازار۔ ربوہ۔ فون 517